کھاتے ہیں شاہِ والا ٹھوکر قدم قدم پر
گرتے ہیں لے کے لاشِ اکبر قدم قدم پر

ماں رو رھی ہے شاید خیمے میں ہے تلاطم
مر مر کے دیکھتے ہیں اصغر قدم قدم پر

سینے پہ کس کے شب کو سوئیگی اب سکینہ
رِہ رہ کے سوچتے ہیں سرور قدم قدم پر

گرتے ہیں لڑکھڑا کے امت کو یاد کر کے
عابد سنبھالتے ہیں لنگر قدم قدم پر

گھٹتا ہے دم رسن سے عمو مدد کو آؤ
کہتی ہے رؤکے شہ کی دختر قدم قدم پر

زینب سے شاہ دیں کی ہے آخری ؤصیت
کرنا ہے صبر تم کو خواھر قدم قدم پر

ہر سمت قتل ؤغارت تیر ؤسناں کی بارش
دیکھا ہے کربلاء میں محشر قدم قدم پر